جامعہ کی سینٹرل بلڈنگ



مہتمم
عبد الرزاق
ارباب علم ودانش کی نظر میں

زیر اہتمام:۔ حضرت حافظ وقاری محمد ظفر الدین برکاتی رضوی صاحب
موجودہ مہتمم جامعہ رضویہ ومدرسہ جنت البنات، کیمری رامپور

شائع کردہ
نوری شعبۂ نشر واشاعت۔ دار العلوم جامعہ رضویہ
پدھان والی مسجد کیمری، رامپور۔ یوپی (انڈیا)

مرحوم مہتمم صاحب اوران کی حیات وخدمات

از: مولانا محمد اسلام مصباحی، استاذ جامعہ حنفیہ فیض العلوم کیمری، رامپور

نام:۔ عبد الرزاق ولدیت ولی محمد لقب مہتمم صاحب و خادم القوم تاریخ ولادت تقریبا ۱۹۲۴ء شرف بیعت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ تاریخ وفات ۱۵/ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۲۰۱۵ء بروز بدھ'' ولکل امة جل فاذا اجاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون"

ترجمہ:۔اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے تو جب انکا روعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو نہ آگے یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ جو شخص بھی دنیا میں آیا ہے اسے ضرور مرنا ہے اس دنیا کا جوان جلد بوڑھا ہوگا اور اس کا زندہ بہت جلد مردہ ہو جائے گا۔

پس موت کا نہ کوئی علاج ہے اور نہ اس سے بچاؤ کی کوئی صورت موت کا علاج صرف یہ ہے کہ اسے یاد رکھا جائے اور اس کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کی جائے۔

الحاج خادم القوم فقیر عبد الرزاق بانی و مہتمم دار العلوم جامعہ رضویہ و مدرسہ جنت البنات برکات فاطمہ کی اچانک سے ایک روز بعد نماز عصر جامعہ کے احاطہ میں کچھ طبیعت علیل ہوئی تو آپ کو رام پور اسپتال میں بھرتی کیا گیا جب وہاں

آرام نہ ہوا تو بھوجی پورہ پھر وہاں سے بریلی شریف بیگ اسپتال میں بھرتی کیا گیا اور تقریبا دس بارہ دن آپ زیر علاج رہے طبیعت میں جب کچھ سدھار ہوا تو آپ کو گھر لایا گیا اس وقت میں آپکی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو آپنے مجھ سے فرمایا مولانا آپ کی طبیعت کیسی ہے کیونکہ اس دوران میری طبیعت کافی خراب تھی میں نے کہا الحمد للہ میں بخیر ہوں لیکن اس وقت بھی آپ بے قراری کی حالت میں تھے کئی روز تک آپ عید کے ایام میں گھر پر ہی رہے مگر کھانا پانی حلق سے اترتا نہ تھا آپ کی حالت دن بدن بگڑتی گئی حتی کہ بدھ کی صبح آپ کی روح قفص عنصری سے پرواز کرگئی ''انا للہ وانا الیہ راجعون''

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے
بن تو مت انجان آخر موت ہے
ایسے ہی مرجاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے

(اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے)

وصیت:۔ آپ کی وصیت تھی کہ میرے انتقال کا اعلان مساجد کے مائکوں میں نہ کیا جائے لہذا آپ کی وصیت کے مطابق مدرسہ کی گاڑی سے سرزمین کیمری اور اطراف میں اعلان ہوا۔

ادائیگئ نماز جنازہ: ۔آپ کی نماز جنازہ اسی روز بدھ کی شام بعد نماز مغرب ازدھام کثیر کے ساتھ قاضی شرع سید شاہد میاں رضوی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔

مدفن :۔ جامعہ کے بڑے گیٹ کے سامنے روڈ پار آپ کو اپنی ہی زمین میں دفن کیا گیا۔

مولود و مسکن:۔ صوبہ اتر پردیش کے شہر رام پور کا مشہور قصبہ کیمری رہا۔

خاندان:۔ متوسط درجہ کے خاندان میں پیدا ہوئے۔

قد:۔ آپ کا قد متوسط۔چہرہ۔ وجیہ وخوب رو

داڑھی:۔ کثیف اللحیۃ اوردراز وسفید

لباس: سفید کرتا۔سفید پائجامہ،سفید ٹوپی،کالی صدری،سفید رومال،رنگ برنگ کی لنگی اور سادہ جوتے معمولی قیمت کے۔

آواز:۔ آپ کی آواز بوڑھاپے میں بھی سخت کڑک اور بلندودراز تھی۔

عادت:۔منکسر المزاج ونرم خو۔

اوراد وظائف: ۔اورادوظائف سے شغف،پابند صوم وصلوٰۃ،تلاوت قرآن کی کثرت بالخصوص ماہ رمضان میں۔

پاندان:۔معمولی اور بہت پرانا پاندان جس میں دوچار روپئے کے پان، چھالی اور تمباکو جوکہ سفر وحضر میں آپ کے ساتھ رہتا تھا پان سے بھی آپ کو بہت

شغف تھا،

قوت حافظہ:۔ قوت حافظہ بہت مضبوط وقوی تھا حتی کہ وہ لوگ جو بالفور رسید کے پیسوں کی ادائیگی نہ کر پاتے آپ ایک مدت کے بعد بغیر رسید بک دیکھے صاحب رسید کا نام گاؤں اور پیسوں کی خبر دیتے اور وہ آپ کو ہو بہو یاد رہتا تھا۔

کھانا:۔ آپ کا معمولی اور سادہ کھانا تھا کھانے کا طبیعت میں کوئی خاص میلان نہیں جو وقت پر مل جائے وہی تناول فرما لیتے اگر چندے میں نکل گئے تو سموسوں پر ہی اکتفا کر لیتے اور کھچڑی سے بھی کافی شغف تھا۔

ایک مرتبہ آپ کا علی گڑھ جانا ہوا تو کھانے کا اتفاق ہوٹل پر ہوا ہمراہ تین اور حضرات تھے کھانے سے فارغ ہو کر حساب کیا تو ۱۴۴ روپئے کا بل ہوا اس وقت آپ نے فرمایا ارے چار لوگوں کا ۱۴۴ روپئے کا کھانا اور بار بار تعجب سے یہ جملہ کہتے رہے کہ زندگی میں پہلی بار اتنا مہنگا کھانا کھایا اور کافی دیر تک افسوس بھی کرتے رہے۔

یہ ہے حضرت مہتمم صاحب کی سادگی اور کفایت شعاری کہ ذرا سی مدرسہ کی رقم خرچ ہو جاتی تو آپ پر بار گزرتی اور اس کا بار بار اظہار کرتے۔

عمر:۔ آپ کی عمر کے بارے میں تین قول ہیں بعض نے بتایا اٹھانوے سال کی ہوئے۔ بعض نے کہا ایک سو چار سال کے ہوئے اور پہچان پتر کے مطابق ۱۹۲۴ء تقریبا بانوے سال کے ہوئے باختلاف رائے۔

پیشہ : ۔آپ کا پیشہ تجارت وغیرہ کا تھا۔تجارت سنت ہے ایک موقع سے آپ کو تجارت میں بہت نفع ہوا تو آپ نے مدرسہ نورالاسلام کی خاصی امداد فرمائی اور آپ یونہی امداد فرماتے رہے کمیٹی کے لوگوں کو دن بدن آپ کی ضرورت محسوس ہونے لگی حتی کہ ایک رسید بک بھی آپ کے سپرد کردی چونکہ آپ کا مشغلہ تجارت تھا اس سے بھی آپ نے مدرسہ کو کافی نفع پہونچایا انہیں ایام میں مدرسہ کی دیکھ بھال بھی آپ کے سپرد کردی گئی آپ نے مرحوم حضرت مولانا صدیق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق امام جامع مسجد کیمری کے ساتھ کچھ دن نور الاسلام کی خدمت انجام دیں پھر مولانا صدیق اور کچھ دیگر احباب نے آپ سے اپنے ہی محلّہ میں مدرسہ کھولنے کا اصرار کیا آپ نے کہا میں ایک دنیا دار انسان ہوں مگر احباب کا اصرار بڑھتا رہا اور اللہ کو منظور تھا کہ آپ نے پدھان والی مسجد کو مدرسہ کے لئے منتخب فرمایا حسن اتفاق کہ اللہ تعالیٰ نے پدھان حضرات کے دل میں دینی تعلیم کی محبت جاگزیں فرمادی حتی کہ انہوں نے زمین کا کچھ حصہ مدرسہ کے لئے وقف کیا جہاں کوڑا وغیرہ پڑا رہتا تھا۔

ایک دیوانے ومستانے (مرحوم مہتمم صاحب) نے جن کو دینی وتعلیمی شوق وجذبہ تھا اس ویرانے کو اسلامی تعلیم کے لئے شب وروز کی کوششوں سے آباد کیا اور علما وحفاظ کو درس وتدریس کے لئے منتخب فرما کر اس دینی قلعہ کا نام دارالعلوم جامعہ رضویہ رکھا کچھ وقت گزرا مولانا تمیز الدین صاحب کا تدریس کے لئے

انتخاب ہوا مہتمم صاحب کی کوشش اور اساتذہ کی محنتیں رنگ لائیں چار کمروں کی دکھنی حصہ کی عمارت تیار ہوگئی جو وقف شدہ تھی دار العلوم جامعہ رضویہ میں حضور مفتیِ اعظم ہند کی آمد۔

حضرت مولانا تمیز الدین اور مہتمم صاحب نے مدرسہ کو مرکز سے جوڑنے کے لئے حضور مفتی اعظم ہند کو جامعہ کے لئے مدعو کیا آپ نے دعوت قبول فرمائی آپ کی تشریف آوری ۱۴ ر شوال المکرم ۱۳۹۳ھ ۱۹۷ کو ہوئی آپ نے دوبارہ سے جامعہ کا افتتاح فرمایا اور فرمایا کہ کیمری میں آپ اصحاب نے یہ مدرسہ بنایا اہل سنت کی نصرت و حمایت کے لئے اور غیر سنی جو اپنے آپ کو سنی بتاتے اور سنیوں کو بدعتی کہتے ہیں ان سے بچاؤ کے لئے اور تعلیم و تبلیغ اہلسنت کے لئے یہ ادارہ قائم فرمایا، اس کا نام جامعہ رضویہ رکھا، مولیٰ تعالیٰ آپ کی یہ خدمت دین قبول فرمائے اور بہترین اجر عطا فرمائے برکات دارین سے نوازے۔ یہ فقیر آپ کی فرمائش پر اس کے خادموں میں شمار کیا جانا قبول کرتا ہے۔ آپ سب احباب دعا فرمائیں کہ اس کی ہر وہ خدمت جو میں کرسکوں کرتا رہوں۔

آپ کا یہ دعائیہ دستی خط آج تک اشتہار وغیرہ میں شائع ہو رہا ہے۔ مرحوم مہتمم صاحب اور دار العلوم جامعہ رضویہ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی دعا اور مہتمم صاحب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عمارت جو فقط چار کمروں پر مشتمل تھی دن بدن عروج

پائی گئی اور زمین جونا کافی تھی اس میں بھی اضافہ کیا گیا اور ایک سادہ لوح مرد مجاہد کی پیہم یہی سعی رہی کہ اتنی زمین اور حاصل ہوجائے جب وہ قطعہ ارض حاصل ہوگیا تو پھر دل میں یہ تمنا ابھری کہ پورب کا حصہ خرید لیا جاتا جب وہ زمین خریدی گئی تو یہ شوق اور بڑھا حتی کہ پچھّم کے حصہ کی محبت دل میں ابھری اور اس کے لئے برسوں کوشش کی تب جاکر پچھّم کا حصہ حاصل ہوا اس طرح سے مرحوم مہتمم صاحب نے برسوں کوشش کی تو کہیں دارالعلوم جامعہ رضویہ کی زمین خریدی جبکہ ہزاروں رکاوٹیں زمین کے خریدنے میں سامنے آئیں مگر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے فیض سے وہ ختم ہوتی چلی گئیں۔

تعمیری سلسلہ:۔ایک درویش نے اس زمینی سلسلے کے بعد تعمیری سلسلہ شروع کیا یہ بات درحقیقت ہے کہ بوند بوند سے دریا اور سمندر بن جاتا ہے مہتمم صاحب بالکل اس کے مصداق بن کر چمکے کیونکہ مرحوم نے ۱۹۷۱ء بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے سے مولانا صدیق علیہ الرحمہ اور کچھ دیگر احباب کے اصرار پر جامعہ اور دین وسنیت کا کام شروع کیا۔

مرحوم نے یہ بیڑا اس وقت اٹھایا جبکہ علاقے کے لوگ عشرو صدقات سے بہت کم واقف تھے نہ عشروزکوٰۃ کا کوئی جذبہ نظر آتا تھا یا تو بریلی شریف میں منظر اسلام یا پھر مرادآباد میں جامعہ نعیمیہ اس وقت موجود تھا بریلی سے لیکر مرادآباد تک خلا ہی خلا تھا اس خلا کو پُر کرنے کیلئے یہ مرد مجاہد اٹھا تو اٹھتا ہی چلا گیا حتی کہ

ادارہ کی تعمیر و ترقی کے لئے پیدل وسواری اور سائیکل کا سفر کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک منزل عمارت جو تقریبا پندرہ کمروں ایک آفس اور دس بارہ لیٹرین و باتروم وغیرہ پر مشتمل ہے مکمل کرائی لیکن یہ جذبۂ سنیت دن بدن شباب پکڑتا گیا چندہ اور آپ کی شب و روز کی محنت سے قرب وجوار اور دور دور تک بڑھتا گیا کچھ لوگ ایسے بھی سامنے آئے جنہوں نے آپ سے بار بار چندہ دینے کیلئے منع کیا مگر آپ برابر جامعہ کی خاطر ان کے دروازے پر دستک دیتے رہے۔

مہتمم صاحب نے جھڑکیاں کھائیں برائیاں جھیلیں حتی کہ لوگوں نے گالیاں بھی دیں مگر ایسے حضرات سے بھی چندہ وصول کرلیا اور ایسے لوگوں کو عشر وزکوۃ کا عادی بنادیا اور ان کے پیسوں کو کام میں لگا کر اسراف سے بچالیا۔

جامعہ رضویہ کے بالائی حصہ کا قیام

جب جامعہ رضویہ کی تعلیمی شعائیں اطراف وجوانب بلکہ دور دور تک پھیلیں اور طالبان علوم نبویہ کا قافلہ جامعہ سے فراغت کے بعد ملک و بیرون ملک تک رواں دواں ہوا تو تحصیل علم کیلئے طلبہ کا شوق دن بدن جامعہ رضویہ کی طرف بڑھتا چلا گیا ایسے وقت میں ایک منزلہ عمارت ناکافی سمجھی گئی تو خادم القوم نے اس عمارت کیلئے گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ ضلع ضلع کا سفر پیدل سائیکل اور سواری سے کیا اور عظیم الشان دو منزل کو بھی پایۂ تکمیل تک پہونچایا جو تیرہ

کمرون ایک بڑے ہال اور دودارالکتب پر مشتمل ہے۔
بڑی لائبریری میں درس نظامی اور فتاوے وغیرہ کی متعدد فنون پر ہزاروں کتابیں موجود ہیں اور چھوٹی لائبریری جو انجمن گلشن رضا کے تحت ہے اس میں بھی سیکڑوں کتابیں متعدد فنون پر طلبہ جامعہ کیلئے خاص ہیں ان دینی امور کیلئے آپ نے کشمیر و نیپال وغیرہ کا سفر کیا مگر کبھی بھی مایوس نہیں ہوئے۔
ایک مرتبہ آپ نے نیپال کا سفر کیا ساتھ حافظ مزمل صاحب تھے جب رات کو سونے کیلئے بستر پر پہونچے اور نیند کا غلبہ ہوا تو نیند کی حالت میں بھی آپ چندہ ہی فرما رہے تھے اور حافظ مزمل صاحب بیداری کی حالت میں سن رہے تھے کہ آپ مہتمم صاحب نیند میں یہ فرما رہے تھے کہ فلاں کی رسید اتنے کی اور فلاں کی اتنے کی کاٹ دو تو یہ بات اس پر شاہد ہے کہ اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے اور سوتے بھی آپ کے مدنظر جامعہ کی ترقی کے لئے چندہ ہی تھا۔
جنت البنات برکات فاطمہ کا قیام:۔ بچیوں کو زیور علم سے آراستہ کرنے کیلئے آپ نے جامعہ رضویہ کے تھوڑے سے فاصلے پر نسواں کا قیام فرمایا جس کا سنگ بنیاد ۱۹۸۰ء میں نبیرۂ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ کے ہاتھوں رکھا گیا اور اس کا نام جنت البنات رکھا یہ کام اسوقت وجود میں آیا جب خواتین اسلام زیور علم سے بالکل نا آشنا تھیں خادم القوم کی پیہم سعی سے مدرسہ جنت البنات تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے جس میں سیکڑوں لڑکیاں زیور علم سے آراستہ

ہو رہی ہیں۔

درجہ ایک سے درجہ آٹھ تک پرائمری کورس درجہ ناظرہ درجہ قرأت اور درجہ مولویت و عالمیت کا کورس موجود ہے ۱۲ ر کا اسٹاف جنت البنات کی تعلیم میں سرگرداں ہیں یہ سب کچھ مرحوم کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ذرہ کو قطرہ اور قطرہ کو سمندر بنادیا۔

جامعہ رضویہ اور جنت البنات کی ترقی کیلئے اپنی زندگی کو قربان کردیا اور چندے کو بقید حیات برقرار رکھا سال گزشتہ یعنی ۲۰۱۴ء میں جب سرزمین بجڑا مجھے اپنے ساتھ لیکر گئے تو بجڑے کے علاوہ قریب کے گاؤں رضا نگر میں بھی میں نے کچھ رسیدیں کٹوائیں جب واپس شام کو جامعہ میں مولانا سلیم اختر صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے مولانا سے اس بات کا اظہار بڑے افسوس کے ساتھ کیا کہ ہم رضا نگر میں گھوم کر چندہ نہ کرسکے یعنی آپکو بہرپورہ یعنی میری سسرال سے چندہ نہ ملا تو مجھ سے بڑے افسوس کے ساتھ بار بار یہ کہتے رہے مولانا صاحب آپ کی سسرال سے چندہ ضرور لانا ہے یعنی آپ کی ہر وقت یہی سوچ تھی مدرسوں کی کیسے تقری ہوگی اس ترقی کے لئے جو آپ کی پیہم جدو جہد تھی میں نے سوا دو سال بالکل قریب سے دیکھا کہ آپ دن میں صحیح سے آرام نہ فرماتے بلکہ بتایا جاتا ہے کہ کئی کئی روز تک آپ اپنے گھر بھی نہیں

جاتے جبکہ گھر مدرسہ کے بالکل نزدیک تھا حتی کہ آپ نے بچوں کے لئے بظاہر کوئی ترقی کا ذریعہ نہیں بنایا مدرسہ اور دینی تعلیم ورسول اللہ کے گھر کے لئے اپنی زندگی وقف کردی آپنے رسول اللہ کے گھر کا انتظام کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر کا انتظام فرمایا اور آپ کے بچوں کو عروج پر پہونچا دیا۔

آپ نے ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے تیسرے نمبر کے بیٹے جناب حافظ ظفر الدین صاحب کو آپ کے انتقال کے بعد بغیر کسی اختلاف کے آپ کا جانشین یعنی دستار مہتمم سے نوازا اور مہتمم صاحب کو چہلم کے موقع پر حضور اعلیٰ حضرت کی خانقاہ کے چشم و چراغ حضرت علامہ احسن میاں خاں قبلہ کے ہاتھوں جناب حافظ ظفر الدین صاحب کی دوبارہ سے دستار بندی ہوئی اور ساتھ میں خانقاہ اعلیٰ حضرت سے چادر لائے تھے وہ مرحوم مہتمم صاحب کی تربت پر ڈالی۔

الحمد للہ! آج آپ بحسن وخوبی جامعہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں مولیٰ تعالیٰ مہتمم صاحب کی قبر پر رحمت وانوار کی بارش نازل فرمائے اور جامعہ کو دن دوگنی ترقی عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

از: محمد اسلام اختر مصباحی

مدرس جامعہ حنفیہ فیض العلوم، کیمری رامپور

جامعہ رضویہ کی عمارت

جامعہ کا مین گیٹ







